Al-Qawārīr - Vol: 03, Issue: 03,
April – June. 2022

OPEN ACCESS
Al-Qawārīr
pISSN: 2709-4561
eISSN: 2709-457X
Journal.al-qawarir.com

عورت کے لیے سیر وسیاحت سے متعلق احکامات وآداب اور معاشرے پر اس کے مثبت اثرات۔

Rules and Etiquettes Related to Recreation for Women and its Positive Impact on the Society

Dr Oumar Saleem*

Assistant Professor, Ghulam Ishaq Khan Institute of Science and Technology, Topi

ABSTRACT

There is a clear rule in Islamic law about travel and entertainment. Its wisdom is described in different ways in many verses of the Holy Qur'an and in the biography of the Prophet (peace and blessings of Allah be upon him). There is an order to observe the masterpieces of tourism and nature, which shows that tourism is a blessing in itself. In the same way, women are allowed to pray in congregation in the mosque. The Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) used to take his wives with him on pilgrimages, whether it was a journey of jihad or a pilgrimage, or arranging their companionship in the treaty of Hudaibya. At the same time, rules and regulations have been laid down for everything in the Shariah and scope has been set for men and women as well. The basic characteristic of Islam is moderation. Therefore, the issue of tourism for women needs to be seen in this context. The article describes the etiquette prescribed for women in tourism and recreation in Islamic law, as well as its impact on society.

Keywords: *recreation, rules, women, Islam society*

تعارف

سیر وسیاحت اور تفریح کا واضح حکم شریعت اسلامیہ میں موجود ہے۔ قرآن مجید کی کئی آیات وسیرت رسول میں اس کی حکمتیں مختلف انداز میں بیان ہوئی ہیں۔ جیسے سیر وفی الارض کے مضمون میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے اس کی اہمیت وافادیت پر مہر ثبت فرمائی۔ کتاب اللہ میں جیسے زمین میں سیاحت اور قدرت کے شاہکاروں کے مشاہدے کا حکم موجود ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سیاحت فی نفسہ محمود امر ہے۔ اسی طرح سیرت طیبہ سے بھی اس کا جواز معلوم ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کو اسفار میں اپنے ساتھ لیکر جاتے چاہے وہ سفر جہاد کا ہوتا یا حج کا یا صلح حدیبیہ میں ان کی مصاحبت، اسی طرح خواتین کو مسجد میں باجماعت نماز کی اجازت، ان کے لیے الگ علمی نشست کا اہتمام، حضرت عائشہ کو

CC BY

حبشی غلاموں کی نیزہ بازی دکھانا جیسے واقعات سے ہمیں سیر وسیاحت اور تفریح کی اہمیت وافادیت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ شریعہ میں ہر چیز کے لیے اصول و قواعد بھی وضع کیے گئے ہیں اور مرد وزن کے لیے بھی دائرہ کار مختص کر دیئے گئے ہیں۔خواتین کے لیے پردے کے احکامات اور ان کی عملی تطبیق سیرت طیبہ سے بخوبی معلوم کی جاسکتی ہے۔اسلام کا بنیادی وصف ہی اعتدال ہے۔لہذا خواتین کے لیے سیر وسیاحت کے موضوع کو اسی تناظر میں دیکھنے کی ضرورت ہے۔زیر نظر مقالہ میں شریعت اسلامیہ میں سیر وسیاحت و تفریح سے متعلق عورتوں کے لیے بیان کردہ آداب کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ معاشرے پر مرتب ہونے والے اثرات کی بھی نشاندہی کی جائے گی۔

سیاحت کا لغوی مفہوم

سیر و تفریح، یا کچھ تلاش کرنے اور سرچ کرنے، کی غرض سے مختلف علاقوں میں گھومنے پھرنے پر سیاحت کا لفظ دلالت کرتا ہے[1] اسلام میں سیاحت کا مفہوم بہت واضح ہے، اور اسے عظیم مقاصد اور شریف غرض وغایت کے ساتھ مربوط کیا گیا ہے، اسلام میں جہاں گردی اور سیر و تفریح کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے لیکن آج کے ہوس پرست سیاحوں کی طرح نہیں بلکہ گذشتہ لوگوں کے آثار وانجام کے مطالعہ اور گوشہ ہائے عالم میں عظمت خدا کے مشاہدہ کے لئے اور اسی کا نام قرآن نے "سیر دانی الارض" رکھا ہے اور کئی ایک آیات میں اس کا حکم دیا ہے۔

سیاحت کی اقسام

سفر یا سیاحت میں تفریحی سفر، سرمائی سیاحت، عوامی سیاحت، صفاتی سیاحت، طبی سیاحت، ثقافتی سیاحت، مذہبی سیاحت، جغرافیائی سیاحت، سمندری سیاحت، جنگلی حیات سیاحت، اس کے علاوہ جس مقصد کے لیے سیاحت کی جاتی ہے وہی نام دیا جاتا ہے۔سیاحت کا علم سے گہرا تعلق ہے، اس کے علاوہ یہ مختلف تہذیبوں کو قریب لانے کا باعث بنتی ہے۔اس لیے عالمی سطح پر روز بروز سیاحت کے رجحان میں اضافہ ہو رہا ہے۔سیاحت ایک مقبول عالمی تفریحی سرگرمی بن چکی ہے

قرآن مجید اور سیاحت

قرآن مجید میں ہمیں تین سے زیادہ آیات ملتی ہیں جن میں سیاحت کی ترغیب کے ساتھ اس کے مقاصد کو بھی بیان کیا گیا، جو مندرجہ ذیل ہیں:۔

ا۔اسلام میں سیاحت کے مقاصد میں سب سے پہلا اور اہم مقصد عبرت حاصل کرنا ہے، جیسے اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:"قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ "[2]" کہہ دیجئے کہ زمین میں چلو پھر اور سیر کرو، پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا" اور ایک دوسرے مقام پر اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان کچھ اس طرح ہے:"قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ"[3] "کہہ دیجئے زمین میں چلو پھرو پھر دیکھو کہ مجرموں کا انجام کیا ہوا"

۲-اور اسی طرح اسلام میں سیاحت کا ایک مقصد علم کا حصول بھی ہے جس کے تحت کئی مقاصد حاصل کیے جاسکتے ہیں جیسے ،الف- کہ اللہ تعالی کی مخلوقات میں غور وفکر اور تدبر۔ب- اس دنیا کی خوبصورتی سے تفریح حاصل کرنے کے لیے سفر کیا جائے، تاکہ وہ بشری نفس میں ایمانی قوت کے اضافہ اور اللہ تعالی کی وحدانیت پر ایمان کا باعث ہو۔ج- زندگی کے واجبات کی ادائیگی میں اسکا معاونت بھی کرے،کیونکہ اس کے بعد نفس کی تفریح ضروری ہے۔د- تاریخ سے روشناسی حاصل کرنا اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:"قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللَّهُ يُنشِئُ النَّشْأَةَ الْآخِرَةَ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ "[4]"کہہ دیجئے کہ زمین میں چل پھر کر دیکھو تو سہی کہ کس طرح اللہ تعالی نے مخلوق کی ابتداءپیدائش کی، پھر اللہ تعالی ہی دوسری نئی پیدائش کریگا، اللہ تعالی ہر چیز پر قادر ہے"

۳-ایک مقصد سیاحت سے علم ومعرفت کا حصول ہے۔اسلام کے ابتدائی دور میں طلب علم اور علم پھیلانے کی غرض سے بڑے علماء اور ائمہ نے بہت زیادہ سیاحتی سفر کیے، جیسا کہ خطیب بغدادی نے اپنی کتاب "الرحلة في طلب الحديث" کتاب لکھی، جس میں حدیث کے لیے سفر کرنے والوں کے اسفار کو جمع کیا! فرمان باری تعالی ہے:" التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ الْحَامِدُونَ السَّائِحُونَ الرَّاكِعُونَ السَّاجِدُونَ الآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنكَرِ وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ"[5]وہ ایسے ہیں جو توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد وتعریف کرنے والے، روزہ رکھنے، (یا راہ حق میں سفر کرنے والے) رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیک باتوں کی تعلیم دینے والے، اور اللہ کی حدود کا خیال رکھنے والے ہیں، اور ایسے مومنوں کو آپ خوشخبری سناد یجئے"مشہور تابعی عالم عکرمہ فرماتے ہیں:"السائحون" سے مراد طالب علم ہیں.اسے ابن ماجہ نے اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہے۔[6]لیکن اس میں اس امر کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے کہ اس لفظ کی صحیح تفسیر وہی ہے جس پر جمہور سلف کا اتفاق ہے کہ اس سے مراد روزہ دار ہیں.

۴-اسلام میں سیاحت کا ایک مقصد عبادت سے ملا ہوا ہے۔جیسے ارکان اسلام میں سے ایک رکن (حج) ہے جس کی ادائیگی کے لیے سفر (سیاحت) کرنا واجب کیا،اسی طرح عمرہ کی ادائیگی بھی ہے۔ ۵- اسلام میں سیاحت کا سب سے عظیم مقصد دعوت الی اللہ، نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے بعد آپ کے صحابہ روئے زمین پر پھیل گئے اور لوگوں کو خیر وبھلائی کی تعلیم دی، اور انہیں کلمہ حق کی دعوت دی.ان میں سے ہر معنی کی ضرورت واہمیت اپنے اپنے وقت اور جگہ پر بہت اہم ہے کبھی عبرت حاصل کرے کا وقت ہوتا ہے تو کبھی علم کے حصول کا وقت،تو کبھی تاریخ سے روشناسی کا وقت تو کبھی دماغ کے سکون کا وقت۔

احادیث سے سیاحت کا ثبوت اور اسکا مقصد

ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر سیاحت کی اجازت طلب کرتا ہے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے براہ راست سیاحت کے مقصد کی طرف اشارہ فرمایا:"عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ائْذَنْ لِي فِي السِّيَاحَةِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ سِيَاحَةَ أُمَّتِي الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى"[7]یقینا میری امت کی سیاحت جہاد فی سبیل اللہ ہے۔

اس میں یہ امر مہتمم بالشان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشروع اور مندوب سیاحت کو کس طرح ایک عظیم غرض اور اعلی ہدف اور قیمتی مقصد سے مربوط کیا. مندرجہ بالا آیات واحادیث سے یہ بات بہت واضح ہوگئی ہے کہ دین اسلام نے ناصرف سیاحت کو مباح قرار دیا بلکہ اس کو بہت سے مقاصد واہداف کے ساتھ جوڑ دیا تاکہ نہ توانسانی وسائل کا ضیاع نہ ہوں اور ناہی صلاحیتیں جیسے عرب شعراء نے قدیم آثار و تاریخ پر توخون کے آنسوں بہائے یہاں تک کہ ان کے چولہے اور چکیوں کو یاد کرکے روتے اور رلاتے رہے لیکن ان کے اس سارے عمل کی رسائی بس منزل جانان تک تھی اس سے آگے بڑھ کر انہوں نے تاریخ کے ان آثار اور ملکوں کھنڈروں سے کوئی سبق حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی جو دل کی آنکھوں کو کھولنے والی ہزاروں داستانیں سنارہے تھے۔ یہی حال موجودہ زمانے کے ماہرین اثریات کا ہے کہ انہوں نے بڑی گہری کھدائیاں کرکے بے شمار آثار سے عجائب گھر توبھر دیئے لیکن ان کی ساری تحقیق صرف اس نقطہ نظر پر مرکوز ہے کہ یہ آثار پانچ ہزار برس پہلے کی تہذیب کے ہیں یاسات ہزار برس پہلے کی تہذیب کے۔ درحقیقت جس کی طرف یہ آثار اشارہ کررہے ہیں نہ کسی کی سمجھ میں آئے ہیں نہ آئے گی۔ حالانکہ قدرت نے یہ آثار اس حقیقت کی تذکیر کے لیے محفوظ کیے ہیں۔ اس لیے کہ دلوں کے اندر بصیرت اس حقیقت کے تذکرے سے پیدا ہوگی جس کی طرف قرآن نے اشارہ کیا۔

عورت کا گھر سے باہر سیر و تفریح کے لیے جانا:

عمومی طور پر عورت کے لیے اپنے گھر میں ہی رہنا بہتر ہے اور گھر سے باہر ضرورت کے وقت ہی جائے، سورۃ احزاب میں ارشاد ربانی ہے... "وقرن فی بیو تکن ولا تبرجن۔۔۔[8]""اور گھروں میں ہی ٹکی رہو اور جاہلیت جیسا بناو سنگھار نہ کرو"

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا

اَلْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ وَ إِنَّها إِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَها الشَّيْطَانُ وَ إِنَّها لَا تَكُوْنُ أَقْرَبَ إِلَى اللهِ مِنها فِيْ قَعْرِ بَيْتِها"

"عورت پردے کی چیز ہے، وہ جب نکلتی ہے تو شیطان اسے گردن اٹھا کر دیکھتا ہے اور وہ اللہ کے اس سے زیادہ کبھی قریب نہیں ہوتی جس قدر وہ اپنے گھر کے اندر (رہ کر قریب) ہوتی ہے۔"

اور اس جملے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عورت زینت چھپا کر ضرورت کے لیے گھر سے نکل سکتی ہے۔ جہاں عورت کو گھر سے بلاضرورت نکلنے سے منع فرمایا گیا اور ساتھ میں اس کی حکمتیں بھی بیان فرمائی گئیں اسی طرح عورت کے باہر نکلنے کے بارے میں بھی کئی روایات موجود ہیں۔ جیسے،

۱۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حجاب کا حکم نازل ہونے کے بعد حضرت سودہ کسی حاجت سے نکلیں، جب حضرت عمر بن خطاب نے انھیں دیکھا تو کہا: " اے سودہ! تم ہم پر مخفی نہیں اس لیے احتیاط کیا کرو؟ " حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ وہ واپس چلی گئیں اپنی ضرورت پوری کیے بغیر، شام کے وقت جب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرے گھر میں تھے، تو حضرت سودہ نے آکر کہا: اے اللہ کے رسول! میں اپنی کسی ضرورت کے لیے نکلی تو عمر نے مجھے ایسے ایسے کہا۔ " حضرت عائشہ فرماتی ہیں اللہ تعالیٰ نے اسی حال میں آپ پر وحی نازل فرمائی،

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:"إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ[9] "تم عورتوں کو اجازت دے دی گئی ہے کہ اپنی حاجت کے لیے باہر نکلو۔" اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عمر بن خطاب عورتوں کے باہر نکلنے پر مکمل پابندی لگانے کے خواہش مند تھے، مگر اللہ تعالیٰ نے ضرورت کے لیے انہیں نکلنے کی اجازت عطا فرمائی۔

۲-اسی طرح ایک اور روایت میں آتا ہے، ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی بیوی مسجد جانے کی اجازت مانگے تو وہ اسے منع نہ کرے[10]

۳-عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ کی بیوی زینب رضی اللہ تعالی عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد آئے تو وہ خوشبو نہ لگائے"[11]

۴-جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما روایت کرتے ہیں کہ میری خالہ کو طلاق ہو گئی تو انہوں نے اپنی کھجوروں کا پھل اتارنا چاہا تو ایک شخص نے انہیں باہر نکلنے سے منع کر دیا، تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیوں نہیں، تم اپنی کھجوروں کا پھل اتارو، امید ہے تم صدقہ کرو یا پھر کوئی نیکی کا کام[12]

ان روایات سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں عورتیں ضرورت کے وقت باہر نکلتیں تھیں۔

عورت کو باہر نکلنے سے منع کرنے میں حکمت:

اس بارے اللہ پاک فرماتے ہیں۔"اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ"[13] بلکہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے ظاہری اور باطنی ہر قسم کی گندگی دور کرے اور تمہیں ہر قسم کے عیب سے خوب اچھی طرح پاک صاف رکھے۔"اس بنا پر اصل تو یہی ہے کہ عورت اپنے گھر میں رہے۔اس کا یہ معنی بھی نہیں کہ عورت گھر میں مقید رہے، بلکہ اس کے لیے دین اسلام نے باپردہ مسجد جانا مباح کیا ہے، اور اس پر حج کی ادائیگی وغیرہ واجب کی ہے، اور اس کے لیے اپنے عزیز و اقارب اور رشتہ داروں کی زیارت و ملاقات کے لیے جانا بھی مباح قرار دیا ہے۔

عورت کا سیاحت کے لیے جانا:

اسی طرح تفریح کے لیے بھی اصول وآداب کے ساتھ جاسکتی ہے، شریعت تفریح سے منع نہیں کرتی، احادیث میں آتا ہے کہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امہات المومنین کو تفریح کرواتے تھے۔جیسے حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں،"میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں لڑکیوں کے ساتھ کھیلتی تھی، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لاتے تو وہ چھپ جاتیں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں میرے پاس بھیجتے اور وہ میرے ساتھ کھیلتیں"[14]۔اسی طرح ایک اور روایت میں آتا ہے کہ حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں، عید کے دن سوڈان کے کچھ لوگ حرابہ کا کھیل کھیل رہے

تھے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں بھی یہ کھیل دیکھنا چاہتی ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا، میرا چہرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ پر تھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے: "خوب بنو ارفدہ!" جب میں تھک گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بس؟" میں نے کہا جی بس تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آؤ چلیں۔[15] اسی طرح ایک اور روایت میں آتا ہے،

'حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں، کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھی، کہتی ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوڑ کا مقابلہ کیا تو میں جیت گئی، کچھ وقت بعد جب میرا بدن بھاری ہو گیا تو میں نے آپ سے دوبارہ مقابلہ کیا تو آپ جیت گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب مقابلہ برابر ہو گیا"[16]

ان احادیث سے یہ واضح ہو گیا کہ عورتیں سیر و سیاحت کے لیے جاسکتی ہیں اس میں کوئی حرج نہیں لیکن مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ،

1۔ ایسی جگہ نہ جائیں جہاں کوئی ناجائز کام جیسے میوزک یا مردوں عورتوں کا بے محابہ اختلاط ہو یا دیگر خرافات ہوں۔

2۔ خواتین مکمل شرعی پردہ میں جائیں۔

3۔ اپنے محارم کے ساتھ جائیں۔

4۔ آج کل تفریحی مقامات پر تصاویر کا کھینچنا عام ہے، اس سے بھی مکمل اجتناب کی ضرورت ہے۔

عورتیں کس نیت کے ساتھ سیاحت کے لیے جاسکتیں ہیں۔

۱۔ حصول علم کی نیت سے جانا چاہئیے

۲۔ عبرت کے حصول کے لیے جانا چاہئیے۔

۳۔ اللہ کی معرفت کے حصول کی نیت ہو

۴۔ تاریخ سے روشناسی کے لیے۔

۵۔ دوسروں کی ثقافت سے سیکھنے کے لیے کہ ۔کیونکہ ثقافت نام ہی کچھ لینے اور دینے کا ہے التاثیر والتاثر سے ماخوذ ہے یہ امر

اسلام میں مشروع سیاحت کے اصول وضوابط

شریعت اسلامیہ بہت سے ایسے اصول وضوابط لائی ہے جو سیاحت کو منظم کرتی ہے اور بامقصد بناتی ہے، تاکہ حد سے تجاوز کر کے نہ وقت کا ضیاع ہو اور نا ہی پیسے کا، وہ اصول وضوابط درج ذیل ہیں:

1۔ تین مسجدوں کے علاوہ کسی اور جگہ کی تعظیم کے قصد سے سفر کرنے کی حرمت. ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى"[17] تین مسجدوں مسجد حرام، اور مسجد نبوی، اور مسجد اقصی کے علاوہ کسی اور کی جانب سفر نہ کیا جائے"

اس حدیث میں "دینی" سیاحت کی ترویج کی حرمت کی دلیل پائی جاتی ہے،

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ : (خَرَجْتُ إِلَى الطُّورِ فَلَقِيتُ كَعْبَ الْأَحْبَارِ فَجَلَسْتُ مَعَهُ...فذكر حديثا طويلا ثم قال : فَلَقِيتُ بَصْرَةَ بْنَ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيَّ فَقَالَ : مِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتَ ؟ فَقُلْتُ مِنْ الطُّورِ . فَقَالَ : لَوْ أَدْرَكْتُكَ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ إِلَيْهِ مَا خَرَجْتَ ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : لَا تُعْمَلُ الْمَطِيُّ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ : إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِلَى مَسْجِدِي هَذَا وَإِلَى مَسْجِدِ إِيلِيَاءَ أَوْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ"[18]

"میں طور پہاڑ کی جانب جانے کے لیے نکلا تو راستے میں مجھے کعب الاحبار رضی اللہ تعالی عنہ ملے تو میں ان کے ساتھ بیٹھ گیا..... تو انہوں نے طویل حدیث بیان کی اور پھر کہنے لگے: پھر میں بصرہ بن ابی بصرہ غفاری سے ملا تو وہ کہنے لگے: کہاں سے آئے ہو؟ تو میں نے کہا طور پہاڑ سے، تو وہ کہنے لگے: اگر میں تمہیں وہاں جانے سے پہلے مل جاتا تو آپ وہاں نہ جاتے، میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: تین مسجدوں کے علاوہ کسی اور کی طرف سواری تیار کر کے نہیں لے جائی جاسکتی، مسجد حرام، اور میری یہ مسجد، اور مسجد ایلیا یا بیت المقدس" ۔۔علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح نسائی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

2-اور اس میں کوئی شک نہیں کہ شریعت اسلامیہ ایسی جگہوں کی سیر و سیاحت کرنے سے منع کرتی اور روکتی ہے جہاں فساد و خرابیاں ہوں کہ وہاں شراب نوشی اور فحاشی اور معصیت و نافرمانیوں کا ارتکاب ہوتا ہو، مثلا ساحل جہاں بے لباس ہو کر نہایا جائے، اور فحاشی کی تقریبات، اور فسق و فجور والی جگہیں، کیونکہ مسلمان شخص کو معاصی و نافرمانیوں سے دور رہنے کا حکم ہے، اس لیے نہ تو وہ خود معصیت و نافرمانی کا مرتکب ہو، اور نہ ہی وہ معصیت کا ارتکاب کرنے والی قوم کے ساتھ بیٹھے. تو پھر اس سیر و سیاحت کا حکم کیا ہو گا جو معصیت و فحاشی پر ابھارے اور انسان کو ایسا کرنے پر اکسائے، اور اسکا تعاون کرنے اور اسے قائم رکھنے کے لیے ہو؟ !اگر یہ سیاحت معصیت و نافرمانی کے ارتکاب میں سہولت و آسانی پیدا کرے، اور اس کی دعوت دے تو اللہ تعالی اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والے مسلمان شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ اللہ کی نافرمانی اور اس کے حکم کی مخالفت میں معاون بنے، اور پھر جو کوئی بھی کسی چیز کو اللہ تعالی کے لیے چھوڑتا اور ترک کرتا ہے تو اللہ تعالی اسے اس سے بھی بہتر چیز عطا فرماتا ہے.

۳ -رہا مسئلہ پہلی قوموں کے آثار اور انکی جگہوں کو دیکھنا اگر تو وہ جگہیں عذاب والی ہوں، جہاں اللہ کے ساتھ کفر کی بنا پر انہیں زمین میں دھنسا کر ہلاک کیا گیا ہو، یا پھر شکلیں مسخ کر دی گئیں ہوں، یا پھر انہیں تباہ و برباد کیا گیا ہو، تو ان جگہوں کو سیاحت کا مقام بنا لینا جائز نہیں.

تبوک کے علاقے (البدع) شہر میں آثار قدیمہ اور پہاڑوں میں کریدے ہوئے گھر پائے جاتے ہیں، بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ یہ شعیب علیہ السلام کی قوم کی بستی تھی تاریخ کی خبر رکھنے والوں کے ہاں یہ مشہور ہے کہ "مدین" کی بستی جن کی طرف شعیب علیہ السلام کو نبی بنا کر مبعوث کیا گیا تھا وہ جزیرہ عرب کے شمال مغرب میں واقع ہے، جسے آج "البدع" اور اس کے ارد گرد کا علاقہ کہا جاتا ہے، لیکن حقیقت حال کیا ہے، اسکا اللہ ہی کو علم ہے.
اور اگر یہ صحیح ہے تو پھر سیر و تفریح کی غرض سے دیکھنے جانا جائز نہیں؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب حجر جو کہ ثمودیوں کی بستی ہے وہاں سے گزرتے ہوئے فرمایا تھا: تم ان لوگوں کی بستی میں مت جاؤ جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا، خدشہ ہے کہ کہیں تمہیں بھی وہی عذاب نہ پہنچ جائے جو انہیں پہنچا تھا، اگر داخل ہو ہونا چاہتے ہو تو پھر وہاں روتے ہوئے جاؤ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے پر کپڑا لپیٹ لیا، اور وہاں سے تیزی کے ساتھ گزر گئے حتی کہ اس کہ اس وادی کو پار کیا "[19] ابن قیم رحمہ اللہ غزوہ تبوک سے مستنبط شدہ فوائد اور احکام بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: اور ان میں یہ بھی شامل ہے کہ: "جو شخص بھی ان لوگوں کی بستی سے گزرے جن پر اللہ کا غضب نازل ہوا، اور عذاب سے دوچار کیے گئے، اسے چاہیے کہ وہ وہاں داخل مت ہو، اور نہ ہی وہاں ٹھرے، بلکہ وہ تیزی کے ساتھ وہاں سے گزر جائے، اور اپنے چہرے پر کپڑا لپیٹ کر وہاں سے نکل جائے، اور اس بستی میں داخل ہو تو روتا ہوا اور عبرت پکڑتا ہوا داخل ہو. اور منی اور مزدلفہ کے درمیان وادی محسر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تیزی سے گزرنا بھی اسی ناحیہ سے ہے، کیونکہ یہ وہ جگہ ہے جہاں اللہ تعالی نے ہاتھیوں کے لشکر کو ہلاک کیا تھا[20]"
اور حافظ ابن حجر مندرجہ بالا حدیث کی شرح کرتے ہوئے کہتے ہیں ": اور یہ ثمودیوں وغیرہ دوسرے جن کی صفات بھی یہی ہوں کو بھی شامل ہے، چاہے ان کے متعلق سبب وارد ہوا ہے[21]

5 - اور بغیر محرم کسی بھی عورت کا سفر کرنا بھی جائز نہیں، علماء کرام نے حج یا عمرہ کا سفر بھی محرم کے بغیر حرام ہونے کا فتوی دیا ہے، تو پھر سیر و سیاحت کے سفر جس میں بہت سارا تساہل ہوتا ہے بدرجہ اولی محرم کا ہونا ضروری ہے۔

6۔ اگر کفار کے لیے مسلمانوں کے ملک میں سیاحتی سفر کا انتظام کیا جاسکتا ہے، جب کافر سیاح کو مسلمان حکومت اپنے ملک میں داخل ہونے کی اجازت دے تو وہ کافر وہاں سے جانے تک وہ معاہد بن جائیگا، لیکن اس کافر کے لیے مسلمان ملک میں رہتے ہوئے دین اسلام کا احترام کرنا ہوگا، اور مسلمانوں کی اخلاقیات اور ثقافت کا بھی احترام کریگا. نہ تو وہ اپنے کفریہ دین کی دعوت پیش کر سکتا ہے، اور نہ ہی دین اسلام پر باطل ہونے کا بہتان لگا سکتا ہے، اور مسلمان ملک میں پورا ستر ڈھانپنے والا لباس پہن کر باہر نکلے، ایسا نہیں کہ جیسا وہ اپنے ملک میں ادھا ننگا ہو کر باہر گھومتا پھرے، اور نہ ہی وہ اپنی کافر قوم کا جاسوس بن کر جاسوسی کرے، آخر میں یہ بھی ہے کہ کافر شخص کو حرمین یعنی مکہ اور مدینہ میں جانے ممکن نہیں بنانا چاہیے.

سیاحت میں پوشیدہ حکمتیں

شریعت اسلامیہ نے ناصرف سیاحت کی ترغیب دی بلکہ اس کی حوصلہ افزائی بھی کی گئی اس میں بہت سی حکمتیں پوشیدہ ہیں جیسے زمین میں بکھرے قدیم اقوام کے کھنڈرات اور نشانات و عمارات ہیں ان کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ یہ زندہ اسناد اور بولنے والی تاریخ ہیں حصول علم و عبرت کے لیے لکھی گئی تاریخ کے مقابلے میں ان سے ہم زیادہ بہرور ہو سکتے ہیں۔ اس لیے کہ ہم ان عمارات و کھنڈرات سے ان اقوام کے احوال، انکی مادی ترقی، انکی فکر و فلسفہ زندگی کے بارے میں۔ اور انکی عظمت کو باآسانی معلوم کر سکتے ہیں اور جان سکتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں وہ صفحات ہیں جن پر تاریخ رقم ہوتی ہے صرف اور صرف وقوع پذیر ہونے والے واقعات کی تصویر کشی ہوتی ہے۔ جبکہ مشاہدہ میں ستمگروں کے محلات کی ویرانی، مصر کی آنکھوں کو خیرہ کر دینے والی عمارات و اہرام، بابل کے برج، کسری کے محلات، قوم سبا کے آثار تمدن اور ان کے علاوہ دنیا کے کونے کونے میں بکھرے پڑے ہیں ان میں سے ہر ایک زبان حال سے ان لوگوں کی تاریخ بیان کرتی ہے اور بے زبانی کی زبان میں ان پر گزرے حادثات کو بیان کر رہی ہے۔ حقیقت پسندی سے اگر کہا جائے تو معاشرے کو بنانے میں بنیادی کردار عورت کا ہی ہوتا ہے اسی لیے اسلام نے عورت کو سب سے زیادہ حقوق اور تکریم عطا فرمائی۔ نیز تاریخ بھی اس بات کی شاہد ہے کہ عورت نے جب چاہا جو چاہا اسے ثقافت کا حصہ بنا دیا آج پاکستانی معاشرے میں جو مغربی افکار، مغربی لباس، مغربی طرز زندگی و تعمیر رائج ہو گئی اس کی ترویج میں بنیادی کردار عورت نے ہی ادا کیا۔

تاریخ سے کئی مثالیں پیش کی جا سکتیں ہیں کہ جیسے حضرت عمر فاروق نبی کریم سے شکایت کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ جب ہم مکہ میں تھے تو ہماری بیویاں ہم سے ڈرتی تھیں مگر ان مدینہ کی عورتوں کو دیکھ کر ہمارے اوپر بہادر ہو گئی ہیں۔ اس پر نبی کریم نے کوئی جواب نہیں دیا بلکہ مسکرا کر خاموش ہو گئے۔ دوسری مثال ہمیں مغل دور حکومت میں مغلوں کے درباروں سے ملتی ہے کہ جہاں ایرانی ادب پروان چڑھا، کھانوں میں محلات کی تعمیر میں لوگوں کے افکار میں ایرانی رنگ چھلکتا نظر آتا ہے اس کی بنیادی وجہ مغل محلات میں ایرانی اثر و رسوخ تھا۔ اس کے علاوہ موجودہ دور کی مثال اوپر ذکر کی جا چکی کہ اگر عورت چاہے تو دنوں میں کسی بھی ثقافت کا حلیہ بدل کر رکھ دے۔ آج ہمارے ہاں اور خاص طور پر وہ ادارے جو اسلامی نظریات کے حامل ہیں اور طرح اسلامی نظریات کی حامل تحریکوں میں یہ سوچ اب تک موجود ہے عورت کو گھر میں مقید رکھا جائے اور اسے کسی قسم کی تحریک کا حصہ نہیں ہونا چاہئیے تو اسکا کئی طرح سے امت مسلمہ ہی کو نقصان ہوا جیسے وہ اسلامی نظریات اور افکار سے خود ہی روشناس نہ ہو سکی کیونکہ اسلامی افکار کی درس گاہ مسجد ہے اس کے لیے مسجد کے دروازے بند کر دیئے گئے۔ ہم اسے گھر میں بھی ایسا ماحول نہ دے سکے جس کا نتیجہ یہ نکلا جہالت، فکری بے راہ روی، تربیت سے خالی تعلیم نے ہمارے معاشرے کو کھوکھلا کر کے رکھ دیا۔ اگر ہم پاکستانی مسلمان عورت کا دنیا کی اور مسلمان ممالک کی عورت کے ساتھ علمی میدان میں، فکری میدان میں تربیت کے میدان میں تقابل کریں تو ہماری خواتین کا گراف نیچے نظر آئے گا۔ اور خاص طور پر جب یہ تقابل ترکی، یا ملائشیا، اور یورپین ممالک کی مسلمان عورت سے کیا جائے تو ہمیں بہت واضح فرق نظر آئے گا۔ ان کا یہ شعور یا فکری رجحان میں فرق مسجد میں جانے سے آیا علم کی مجالس میں شرکت سے آیا۔

خلاصہ

جب تک ہم عورت کو آداب کے ساتھ جو اسلام نے بتلائے اور اصول وضوابط کے ساتھ جو شریعت نے مقرر کیے عورت کو مسجد جانے اسے سوشل کاموں میں مصروف ہونے اور خاص طور پر دوسرے اسلامی ممالک کی ثقافت سے روشناس نہیں کرواتے اور اس کے ساتھ ساتھ عصری تعلیمی اداروں تک رسائی نہیں دیتے تاکہ وہ وہاں صحیح اسلامی معاشرے کی ترویج کرے اور اس کی دعوت دے تب تک ہم فکری زوال سے باہر نہیں نکل سکتے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

[1] **المعجم الوسیط**، مکتبۃ الشروق الدولیۃ، مصر،2004:۴۶۹

Al-Mujamul-waseet, (al-Sharooq-al daulea, Misar,2004),469

[2] النمل ۲۷:۶۹

Al- Namal,27: 69

[3] العنکبوت ۲۹:۲۰

Al-Ankaboot,29: 20

[4] العنکبوت ۲۹:۲۰

Al-Ankaboot,29: 20

[5] التوبہ ۹:۱۱۲

Al-Tauba,9: 112

[6] ابن ماجة، أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني، **سنن ابن ماجة**، مكتبة أبي المعاطي، ج7ص429

Ibn-Māja, Abu Abdullah Muhammad bin yazeed al- Qazweeni *Sunnan Ibn-e-Māja* (Maktaba Abi-al-Muaata)7: 429

[7] أبو داود سليمان بن الأشعث السجستاني **سنن أبي داود** دار الكتاب العربي . بيروت حدیث نمبر:2486

Abu Dawood Salman bin Asha's al- sajistani *Sunnan Abi Dawood* (Darul-Kitab il-Arabi, Beirut) hadith 2486

[8] الاحزاب ۹۰:33

Al-Ahzab,90: 33

[9] ا محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة البخاري، **الجامع الصحيح** حسب ترقيم فتح الباري دار الشعب – القاهرة 1987 رقم الحدیث:4795

Muhammad bin Ismail bin Ibrahim bin Mugheerah Al-Bukhari, *Al- Jami Al-Sahih* hasba tarqeem Fath-il-Bari,(Darul-shahb, Al Qairah,1987) hadith 4795

[10] محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة البخاري، **الجامع الصحيح** ،رقم الحدیث:873

Muhammad bin Ismail bin Ibrahim bin Mugheerah Al-Bukhāri, *Al- Jami Al-Sahih* ,hadith 873

[11] أبو الحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم القشيري النيسابوري **الجامع الصحيح مسلم** دار الجيل بيروت + دار الأفاق الجديدة . بيروت، **رقم الحديث:**443

Abul Hussain Muslim bin Hajjaj bin Muslim al Qasheeri al Neesaburi, *Al Jami Al Sahih al Muslim*,(Darul- Jeel, Beirut+ Darul-Aafaq Al jadeeda) Hadith 443

[12] أبو الحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم القشيري النيسابوري **الجامع الصحيح مسلم،** **رقم الحديث:**1483

Abul Hussain Muslim bin Hajjaj bin Muslim al Qasheeri al Neesaburi, *Al Jami Al Sahih al Muslim*, Hadith 1483

[13] سورة الأحزاب **۹۰:**33

Al-Ahzab,90: 33

[14] محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة البخاري، **ألجامع الصحيح رقم الحديث:**6130

Muhammad bin Ismail bin Ibrahim bin Mugheerah Al-Bukhāri, *Al- Jami Al-Sahih* hadith: 6130

[15] ا محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة البخاري، **ألجامع الصحيح رقم الحديث:**2907

Muhammad bin Ismail bin Ibrahim bin Mugheerah Al-Bukhāri, *Al- Jami Al-Sahih* hadith: 2907

[16] أبو داود سليمان بن الأشعث السجستاني **سنن أبي داود** دار الكتاب العربي . بيروت **حديث نمبر:**2486،

Abu Dawood Salman bin Asha's al- sajistani *Sunnan Abi Dawood* (Darul-Kitab il-Arabi, Beirut) 2578

[17] ا محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة البخاري، **ألجامع الصحيح** رقم الحديث 2907

Muhammad Bin Ismail Bin Ibrahim bin Mugheerah Al Bukhāri, *Sahih Al- Bukhāri*, hadith 2907

[18] مالك بن أنس أبو عبدالله الأصبحي **موطأ الإمام مالك** دار إحياء التراث العربي – مصر،١٠٨

Malik bin Anas Abu Abdullah al- Asbahi, *Muatta Imam Malik*, (Dar-Ihya il-Turas- al Arabi, Misar),108

[19] محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة البخاري، **الجامع الصحيح** ، رقم الحديث: 3 200

Muhammad Bin Ismail Bin Ibrahim bin Mugheerah Al Bukhāri, *Sahih Al- Bukhāri*, hadith 3200

[20] ابن قيم الجوزية **زاد المعاد في هَدْي خير العباد**، ج۳ص۵٦٠

Ibn-e-Qayyam al-Joziah, *Zād -ul-Mād fi Hadyi-Khair-il- Ibad*, 3:560

[21] احمد بن على بن حجر العسقلانى، **فتح البارى**، دار الطيبه للنشر و التوزيع،١٣٧٢ج٦ص٣٦٠

Ahmad bin Ali Bin Hajjar al- Asqalani, *Fathul- Bāri*,(Darul- Taiba lil nashr wa tauzeeh,1372), 6: 360